نام کتاب: بلغۃ الحیران فی ربط ایات الفرقان
مصنف: رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر: مکتبۂ اخوت اردو بازار لاہور
فون موبائل 4298184 -0333
پرنٹرز : نیر اسد پرنٹرز لاہور
ھدیہ:

سے سکھو وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ تک دوسری دلیل واسطے دفع شبہ کے لائی گئی ہے یعنی اللہ اور معبود ہونے کی ایسی صفتیں ہوتی ہیں فرمایا
کرو یہ قصہ آیا پھر بھی عیسیٰ معبود بن سکتا ہے جیسا کہ نصاریٰ نے خیال کر لیا ہے۔ التحقیق آیتہ مولانا انور شاہ صاحب نے اپنے رسالہ عقیدۃ الاسلام فی
حیوۃ عیسیٰ علیہ السلام میں لکھا ہے کہ متواتر احادیث آئی ہیں نزول عیسیٰ میں اور تواتر نقل کیا ہے حافظ ابن کثیر نے اور ذکر کیا ہے علامہ
شوکانی نے تواتر مہدی منتظر میں اور دجال اور مسیح میں فی ص۳۶ عند ابن کثیر حدیث مرفوع و موقوف قال رسول اللہ صلعم للیھود ان عیسی لم یمت
وانه راجع الیکم قبل یوم القیامة - وفی ص۳۵ اجماع علی ان جسد عیسی رفع کذا فی البحر المحیط - وفی ص۳۶ انکار الصلیب اصلا من
اکثر التواریخ السابقة اور صراحتہ عدم ممات کی یہ ایک حدیث آئی ہے۔ وانی متوفیک ورافعک الی میں تفسیر خازن والے نے دو طرق
لکھے ہیں ایک تو تقدیم و تاخیر پھر چھ معنی بیان کئے ہیں۔ ایک متوفیک کا معنی قابضک ہے اور ممیتک نہیں ہے قول عرب ہے توفیت الشیٔ
واستوفیته اذا اخذته وقبضته تاما۔ لہٰذا حاصل یہ ہوا کہ دشمن عیسیٰ نے عیسیٰ کو نہ قتل کیا نہ ضرر دیا بلکہ اس کے پاس ہی نہ پہنچے (۲)
مراد توفّی سے نوم ہے جیسا کہ اللہ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا (زمر) سے معلوم ہوتا ہے معنی یہ ہوگا کہ انی منیمک
ورافعک لہٰذا نوم کو وفات کہا گیا۔ یہ حاصل ہوگا کہ نوم کے وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو اٹھا لیا (۳) مراد توفّی سے حقیقت موت ہے یہ معنی ابن عباس
نے لکھا ہے یعنی انی ممیتک ورافعک کا ہوگا۔ پھر اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تین ساعات دن کے بعض کے نزدیک اور بعض کے نزدیک
سات ساعات دن کے فوت کیا ہے عیسیٰ کو اور پھر زندہ کر کے اٹھا لیا۔ اور رافعک میں واو مطلق جمع کیواسطے ہوتی ہے جیسا کہ کتب اصول
سے معلوم ہوتا ہے معنی یہ ہوگا کہ پہلے اللہ نے ان کو اٹھا لیا ہے اور پھر فوت کرے گا (۵) انی متوفیک عن شھواتک ورافعک الیّ مراد
ہے (۶) انی متوفیک تاما ای معجسدہ لا کما زعم النصاری۔ انه تعالی رفع روحه یعنی توفّی کا اخذ الشیٔ وافیا ہوگا۔ اور وجہ یہ
ہوگی کہ جب لوگوں کے دل میں یہ شبہ پڑ گیا کہ اللہ نے عیسیٰ کو مع الجسد نہیں اٹھایا بلکہ صرف روح اٹھایا ہے تو ان کے شبے دور کرنے کے
لئے یہ آیت لائی گئی ہے اور دوسرا طریقہ تقدیم و تاخیر والا ہے۔ یعنی اصل رافعک و مطھرک پہلے ہیں اور بعد میں متوفیک ہے یعنی متوفیک
بعد انزالک الی الدنیا۔ اور بعض نے نزول عیسیٰ کے واسطے یکلم الناس فی المھد وکھلا دلیل لائی ہے۔ کیونکہ کل عمر ان کی ۳۳ سال تھی۔ اور
تین سال انہوں نے پیغمبری کی اور کھلا یعنی کہولت تب صحیح ہو سکتی ہے اگر پھر نزول ہو۔ تمام کا حاصل یہ ہے کہ صحاح کی ہر ایک کتاب میں نزول
عیسیٰ کے بارے میں احادیث بہت نقل کئے گئے ہیں۔ شاہ صاحب کی تقریر سے معلوم ہوا کہ نزول عیسیٰ کا ضرور ہوگا۔ اور باقی معنی متوفیک کا معنی
ممیتک یقینی نہیں ہے۔ بہر حال نزول کے متعلق تواتر ہے اور لفظ بھی صاف عیسیٰ کا آتا ہے ہر حدیث میں۔ اور مثیل عیسیٰ کے حدیث میں نہیں آیا
تاکہ مرزائیوں کے لئے دلیل بنے کیوں کہ وہ کہتے ہیں کہ احادیث میں مثیل عیسیٰ مراد ہے۔ باقی تصلیب کے متعلق بھی تواریخ سے معلوم ہوتا ہے
کہ کوئی نہیں ہوئے۔ خازن والے نے نقل کیا ہے کہ تصلیب ہوئی ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ تصلیب وغیرہ بالکل نہیں ہوئی۔ اور وَمَا قَتَلُوْهُ
وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ کا معنی یہ نہیں کہ صلیب پر عیسیٰ جیسا ایک شخص کو چڑھایا گیا۔ اور قتل کیا گیا۔ جیسا کہ خازن والے نے نقل کیا ہے
بلکہ معنی یہ ہوگا کہ صلیب وغیرہ نہیں ہوا بلکہ پچھلے لوگوں میں یہ بات مشہور ہو گئی ہے۔ کذبًا اور ان کو شبہ پڑ گیا کہ شاید عیسیٰ مصلوب ہوا ہے۔
وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا کا معنی یہ ہے کہ چھڑاتا ہوں میں تجھ کو کافروں سے اور اذ قال اللہ یا عیسٰی سے لیکر فیما کنتم فیه